اسلام نہایت ہی حسین اور عظیم شان والا مذہب ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍مارچ ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ بقرہ کی آیت کے درج ذیل حصہ کی تلاوت فرمائی:-

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرۃ : ۲۵۷)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

گذشتہ پندرہ دن انفلوئنزا کی وجہ سے بیماری میں گذر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا بیماری تو قریباً دُور ہو چکی ہے لیکن اپنے پیچھے کچھ ضُعف کے آثار چھوڑ گئی ہے۔ دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے اور یہ ضُعف بھی دُور ہو جائے۔

اسلام نہایت ہی حسین اور عظیم شان والا مذہب ہے۔ اس قدر زبردست دلائل اسلام کی صداقت کے قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن عظیم کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس میں پائے جاتے ہیں پھر بعد میں آنے والے مطہّرین ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ سے علم قرآن سیکھا، اُن کی تفاسیر میں یہ دلائل پائے جاتے ہیں۔ ہر زمانے اور ہر علاقے اور ہر قوم کے جو خیالات تھے اور اُن کے جو عقائد تھے اُن کو اسلام کی طرف لانے کے لئے جس قسم کے دلائل کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ان مقربین اور مطہرینِ اُمت کو دیتا چلا آیا ہے اس کے علاوہ بھی

آسمانی نشانات کا ایک سمندر ہے جو خدائے مہربان نے اسلام کو عطا کئے ہیں۔ ان عظیم اور بیّن دلائل کے ہوتے ہوئے اور نشانات کا اس قدر وسیع سمندر جو ہے اس کے ہوتے ہوئے اسلام کو اپنی صداقت کے منوانے کے لئے اور انسان کے دل کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں لیکن یہ بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک وقت میں ایسے لوگ خود اسلام کے اندر پیدا ہو گئے جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ اسلام کو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی طاقت اور زور کی ضرورت ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نہ تو اسلامی دلائل کا علم رکھتے تھے اور نہ وہ کوئی ایسا روحانی مرتبہ رکھتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے حصہ لے کر دُنیا کو نشانات دکھانے کے قابل ہوتے۔

غرض جہالت اور عدمِ قابلیت کے نتیجہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اسلام صرف تلوار کے زور سے پھیل سکتا ہے اس کے اندر کوئی اندرونی حُسن نہیں اور نہ اس میں قوتِ احسان پائی جاتی ہے جس زمانہ میں ہم پیدا ہوئے ہیں، یہ دُنیوی لحاظ سے علمی میدانوں میں آگے ہی آگے بڑھنے والا زمانہ ہے کیونکہ انسان نے قدرت کے مشاہدہ کے بعد اور تجربات کے نتیجہ میں علم کے میدان میں بڑی ترقیات کر لیں۔ لیکن علمی میدان میں ترقی کرنے والے بدقسمتی سے مسلمان محقق اتنے نہیں تھے۔ اکّا دُکا تو کوئی تھا لیکن اکثریت ان محققین کی یا تو عیسائیت سے تعلق رکھنے والی تھی یا یہودیت سے تعلق رکھنے والی تھی یا دہریت سے تعلق رکھنے والی تھی یا کسی اور مذہب یا ازم سے تعلق رکھنے والی تھی اور جہاں اُنہوں نے ایک حد تک علوم میں ترقی کی وہاں اُنہوں نے اسلام کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے خلاف اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بڑی کثرت سے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے اور چونکہ اُن کو علمی لحاظ سے فضیلت حاصل تھی اس لئے وہ اپنی بات منوانے کے لئے اور ایک معصوم ذہن پر اثر ڈالنے کے لئے کہتے تھے دیکھو! ہم نے سائنس کے میدانوں میں، ہم نے فلسفہ کے میدانوں میں اور ہم نے اخلاقیات کے میدانوں میں کتنی ترقی کی ہے اس واسطے آج اسلام پر جو ہمارے اعتراضات ہیں اُن کے اندر بھی اُن ترقیات کے نتیجہ میں کوئی وزن تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔

یہ بات غلط تھی اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند کو مبعوث کیا مسیح اور مہدی کے وجود میں اور اس قدر علوم عطا کئے گئے مہدی علیہ السلام کو اور اس قدر دلائل دیئے گئے اسلام کی حقانیت کے ثبوت میں اور اسلام کے مقابلہ میں آنے والے ہر مذہب اور ہر خیال کے اعتراض کو دُور کرنے کے لئے اس قسم کے دلائل دیئے کہ جو احمدی آج ان دلائل سے واقف ہیں ان کے سامنے بڑے بڑے پڑھے لکھے عیسائی بھی کھڑے ہونے سے یا بات کرنے سے گھبراتے ہیں۔ افریقہ کے ایک بچے کی میں نے پہلے بھی مثال دی تھی لیکن یہ تو روزمرہ کا دستور بن گیا ہے اور جماعت احمدیہ نے یورپ میں اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں جو کوشش کی ہے، اُس کا نتیجہ ابھی یہ تو نہیں نکلا کہ وہ کثرت سے مسلمان ہو گئے ہوں لیکن یہ نتیجہ نکل آیا ہے (محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے) کہ وہی لوگ جو پہلے اسلام پر اعتراض کیا کرتے تھے، اب اُن کا رویہ، اُن کی Approach اور اُن کے بیانات کی جو شکل ہے وہ بدل گئی ہے اب بے ہودہ الزام تراشی اور گالیوں کی بجائے وہ اس طرف آ رہے ہیں کہ اسلام اس قابل ہے کہ اس پر غور کیا جائے یا اس میں بڑی خوبیاں ہیں یا یہ کہ جو لوگ عیسائیت کو سچا سمجھتے ہیں ابھی تک وہ کہتے ہیں کہ یہ تو ہمارے جیسا ہی ہے اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے جیسے عیسائیت سچی ہے ویسے ہی یہ بھی سچا مذہب ہے لیکن ہم نے تو یہ ثابت کرنا ہے کہ عیسائیت اپنا وقت گزار چکی اور جس زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا اور اُس زمانہ کی ضرورتیں اُنہوں نے پوری کر دیں۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب انجیل کی ضرورت نہیں رہی بلکہ اب قرآن کریم نے پہلی تمام شریعتوں کی جگہ لے لی ہے چنانچہ قرآن کریم نے یہ اعلان کر دیا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ یعنی جو ہدایت ہے اور جو ضلالت ہے اس کے درمیان ایک بیّن اور نمایاں فرق کر کے بتا دیا گیا ہے اسی مفہوم کو سورۃ بقرہ ہی میں ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ (البقرۃ:۱۸۶) کہ جو

علومِ دین ایسے تھے جن سے دُنیا واقف نہیں تھی قرآن کریم ان علوم کو لانے والا ہے چونکہ یہ هُدًى لِّلنَّاسِ ہے اور بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى جن دینی ہدایات میں اجمال پایا جاتا تھا اور کچھ پہلو ضرورت زمانہ کی وجہ سے پہلے نمایاں نہیں کئے گئے تھے قرآن کریم نے اس اجمال کی تفصیل بتائی اور اُن مشتبہ چیزوں کی وضاحت کر دی اور پھر فرمایا یہ الفرقان ہے قرآن کریم حق اور باطل میں ایک امتیاز پیدا کرتا ہے کیونکہ قرآن کریم یا اسلامی شریعت میں اس قدر زبردست دلائل ہیں اور اسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانات کا اتنا وسیع سمندر عطا کیا گیا ہے کہ ان دلائل اور ان آسمانی نشانات کے بعد اسلام کو اپنی اشاعت کے لئے کسی مادی طاقت اور قوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہاں جو لوگ دلائل سے غافل اور آسمانی نشانات کے حصول کی اہلیت نہیں رکھتے وہ دھوکا کھاتے ہیں۔

قرآن کریم نے دلیل کے ساتھ (چند باتیں میں نے بیان کی ہیں ورنہ قرآن کریم کے سارے دلائل تو میں اس وقت بیان نہیں کر سکتا) انسان کے سامنے یہ بات بڑی وضاحت اور زور سے رکھی کہ اسلام کو، قرآن کریم کو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دین پھیلانے کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ دین کے بارہ میں جبر جائز نہیں لیکن انسان بھی کیا عجیب ہے اس عظیم اعلان کے باوجود اور اس عظیم اعلان کے حق میں زبردست دلائل کے ہوتے ہوئے جبر کرنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

ہم ایک کہاوت سُنا کرتے تھے کہ کسی آدمی کو موقع مل گیا اُس نے ایک غیر مسلم کو قابو کیا اور چُھرا نکال کر کہنے لگا پڑھ کلمہ۔ وہ حیران کہ یہ کیا بات ہوئی کہ چھرے کے زور پر مجھے کہتا ہے پڑھ کلمہ۔ خیر اُس نے کوئی دلیل اپنی چاہی اور کہا مجھے سمجھاؤ تو سہی مگر اُس نے کہا یا تو کلمہ پڑھو یا میں چھرے سے تمہاری گردن کاٹتا ہوں۔ چنانچہ جب اُس نے یہ دیکھا کہ یہ شخص سنجیدگی کے ساتھ چھری کی دھار پر مجھے اسلام قبول کرنے پر آمادہ کرنا چاہتا ہے تو چونکہ اُس نے جان بچانی تھی اس لئے کہنے لگا اچھا تو پھر پڑھاؤ کلمہ تو وہ آگے سے کہنے لگا اوہو! کلمہ تو مجھے بھی نہیں آتا۔ تو بڑا خوش قسمت ہے تیری جان بچ گئی ورنہ یا تو کلمہ پڑھتا یا میں تجھے مار دیتا۔ پس جبر کے زور سے اسلام منوانے والے، اسلام کی حقانیت کے روشن نشانات سے خود بے نیاز ہو

جاتے ہیں۔

یہ ایک بڑا پرانا اور مشہور قصہ ہے لیکن اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ جس شخص کو اسلام کے حسن واحسان کا علم نہیں وہ چھرے یا تلوار یا طاقت یا ایٹم بم سے دل کے عقائد بدلنے کی کوشش کرے گا۔ حالانکہ دین کے بارہ میں جبر سے کام لینے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کے کئی تفسیری معنے لئے جاسکتے ہیں۔ دین کے معنے اگر دل سے اطاعت کے لئے جاویں اور یہ لُغت عربی کی رو سے صحیح ہیں۔ تو یہ واضح ہے کہ اطاعت میں جبر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اطاعت کا تعلق اخلاص سے ہے اور اخلاص کا تعلق دل سے ہے اور دل کا کوئی تعلق طاقت کے ساتھ نہیں یعنی زبان سے تو زبردستی کہلوایا جاسکتا ہے اگر کوئی بزدل قابو آجائے لیکن دلی اخلاص کے ساتھ زبردستی اطاعت نہیں کروائی جاسکتی۔ اس کے لئے اخلاقی اور روحانی طاقتیں ہیں جن کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔

پس ایک یہ جبر ہے جس کی قرآن کریم میں تردید کی گئی ہے یعنی کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی ممانعت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم کرے جو زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش کرتے ہیں اسلام کو تو کسی مادی قوت اور طاقت کے استعمال کی جیسا کہ میں نے ابھی مختصر لیکن ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، ضرورت ہی نہیں کیونکہ اسلام کو اپنی صداقت منوانے کے لئے زبردست دلائل دیئے گئے ہیں اور آسمانی نشانوں کا سلسلہ قیامت تک مُمتد ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آسمانی نشانات کے پہلے سلسلے ختم ہو گئے اور آپ ایک زندہ نبی کی حیثیت سے دُنیا میں آئے اور آپ کا روحانی فیض قیامت تک جاری ہے اور آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں آسمانی نشان ظاہر ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے آج کے دن سے پیچھے دیکھیں تب بھی کوئی زمانہ خالی نہیں آسمانی نشانات سے، اور مستقبل کی طرف فراست کی تیز شعاعیں ڈالیں تب بھی ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ کوئی زمانہ خالی نہیں ہوگا۔

ایک وقت تھا جب عیسائی منّاد ہندوستان میں جہاں اُس وقت انگریزوں کی حکومت تھی، ''یسوع مسیح'' کے پرانے قصوں اور معجزات کی منادی کیا کرتے تھے۔ کہتے تھے مسیح نے یوں مردے زندہ کئے اور مسیح نے یوں اندھوں کو بینائی عطا کی۔ مسیحؑ نے یہ کیا اور وہ کیا۔ عجیب وغریب

قصے ہیں جو وہ پیش کیا کرتے تھے اور ان قصوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی اُس وقت اسلام کی طرف منسوب ہونے والا کوئی جرأت مند آدمی نظر نہیں آتا تھا سوائے خال خال لوگوں کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے معاً پہلے ہمیں کچھ ایسے وجود نظر آتے ہیں جن کے دل میں اسلام کی محبت اور غیرت تھی اور وہ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے تھے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے آسمانی نشانات دیئے کہ اُن کے سامنے عیسائی منّاد ٹھہر نہ سکے۔ آپ نے فرمایا کہاں گئے وہ عیسائی مناد جو چوراہوں پر کھڑے ہو کر ”خداوند یسوع“ مسیح کے معجزات بیان کیا کرتے تھے آج جب میں کہتا ہوں میرے مقابلہ میں معجزہ دکھانے کے لئے اور نشان دکھانے کے لئے آؤ تو ایک شخص بھی سامنے نہ آیا۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے کہ وہ نشان جن کا مطالبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا اور جن کا آپ نے عیسائیت کو چیلنج دیا آج بھی وہ چیلنج قائم ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت قائم ہے اور خلیفہ وقت بطور نائب مسیح اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اُن سب چیلنج کی ذمہ داری قبول کرے اور ہر خلیفہ پورا توکل رکھتا ہے اور رکھے گا خلفائے احمدیت کو اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے اظہار کے لئے جب کبھی کسی نشان کی ضرورت پڑی دیتا چلا جائے گا۔

ویسے تو جماعت کے اندر بے شمار نشانات ظاہر ہوتے ہی رہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دائرہ کے اندر، بچوں کی پیدائش ہے، بیماری سے صحت ہے پریشانیوں کا دُور ہونا ہے ایک دفعہ ایک غیر مسلم نے افریقہ سے مجھے لکھنا شروع کیا کہ میں بڑا سخت پریشان ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آپ کی دُعائیں خدا قبول کرتا ہے آپ دعا کریں چنانچہ میں نے خدا تعالیٰ سے یہی دُعا کی کہ میں تیرا عاجز بندہ ہوں یہ غیر مسلم اسلام کی صداقت کا نشان مانگ رہا ہے تُو اپنے فضل سے اس کو نشان دِکھا چند مہینوں کے بعد مجھے اُس کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا کو قبول کیا اور میری پریشانی دُور ہوگئی ہے (اُس نے اپنی پریشانی کے متعلق کھل کر اظہار نہیں کیا تھا) اب چونکہ آپ کی دُعا سے میری پریشانی دُور ہوگئی ہے اس لئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی رہے گی کہ میں آپ کو خط لکھتا رہوں تو آپ خواہ مخواہ میرے خط کے جواب میں پیسے نہ خرچ

کیا کریں۔ مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں میں اس پیار میں آپ کو خط لکھ دیا کروں گا۔ میں نے دفتر والوں سے کہا یہ اس کا پیار ہے اور نوعِ انسانی کا جو پیار ہمارے دل میں ڈالا گیا ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کا ہر خط جو آئے اس کا جواب دیا جائے اس واسطے بے شک اس کا مطالبہ یہ ہے کہ جواب نہ دیا جایا کرے لیکن میری طرف سے جواب بہر حال جائے گا۔

غرض اس وقت افریقہ اور دوسرے ملکوں سے بیسیوں خط آ جاتے ہیں اور لکھنے والا لکھتا ہے ہوں تو میں عیسائی لیکن مجھے پتہ لگا ہے کہ دُعائیں آپ کی قبول ہوتی ہیں اس واسطے یہ میرا کام ہے۔ آپ اس کے لئے دُعا کریں۔ کوئی کہتا ہے میں پڑھائی میں کمزور ہوں دعا کریں میں امتحان میں کامیاب ہو جاؤں۔ کوئی لکھتا ہے میرے ہاں اولاد نہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ بچہ عطا کرے کوئی کچھ لکھتا ہے اور کوئی کچھ جس طرح کی اُن کی ضرورتیں ہوتی ہیں، وہ مجھے لکھ بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی اسلام کی صداقت کے اظہار کے طور پر اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اُن کے لئے نشان کے سامان پیدا کرتا ہے۔

پس اگرچہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض دفعہ کسی کو مسلمان بنانے کے لئے بھی جبر کو استعمال کیا گیا لیکن درحقیقت اسلام میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک اور جبر دین کے اندر ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جبراً کسی کو کسی دین سے نکالا جائے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن دوسرا کہتا ہے کہ نہیں تو کہہ کہ میں مسلمان نہیں ہوں ورنہ میں تیرا سر پھوڑ دوں گا اور جبر کی یہ شکل آج کل بڑی نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آ رہی ہے ایک شخص کہتا ہے کہ میں اُس اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ اس کی ذات ایسی ہے اور اس کی صفات ایسی ہیں لیکن کہتے ہیں نہیں! تم جھوٹ بولتے ہو ہم تمہیں ماریں گے اگر تم کہو گے کہ خدا ایک ہے۔ تم کہو یا تو خدا کوئی نہیں یا یہ کہہ دو کہ تین خدا ہیں یا بت پرستوں کی طرح یہ کہہ دو کہ ہے ایک خدا مگر ایک خدا پر اپنے ایمان کا اعلان کیا تو ہم تمہارا سر پھوڑ دیں گے ہم تمہاری کوٹھیاں جلا دیں گے۔ ہم تمہاری دُکانیں لوٹ لیں گے ہم تمہیں یہ نقصان پہنچائیں گے اور ہم تمہیں وہ نقصان پہنچائیں گے اسی طرح ایک اور جبر اس شکل میں نظر آتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میرے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہے میرا دل کرتا ہے کہ میں ہر وقت آپ پر

درود بھیجتا رہوں اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا رہوں اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کا ورد کرتا رہوں لیکن بعض لوگ ''ڈانگ'' (لٹھ) لے کر سر کے اُوپر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہو (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنے تمام دعاوی میں جھوٹے تھے تب ہم خوش ہوں گے۔

پس ایسے لوگوں کے لئے بھی جو اس قسم کے جبر روا رکھتے ہیں دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ میں نے چند مثالیں دی ہیں ورنہ بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ تم خدا کو نہ مانو تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ ہمارے ہادی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نمائندہ اس زمانہ میں ہے اُس نے تو مجھے یہ سبق دیا ہے کہ قرآن کریم کے ایک حکم کی بھی بغاوت کرو گے تو تم خدا کے غضب کی جہنم خریدو گے مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اُسی سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ تم یہ کہو ہم قرآن کریم کے کسی حکم کو نہیں مانتے ورنہ ہم تمہیں یہ دُکھ دیں گے اور وہ دُکھ دیں گے یہ تو گویا ایک صریحاً جبر ہے جو اس وقت ہمیں نظر آنے لگا ہے لیکن نہ جبر کے مقابلے میں ہمیں جبر کی اجازت ہے اور نہ جبر کے مقابلے میں ہمیں بد دعا کرنے کی اجازت ہے ہمیں حکم ہے کہ اس قسم کی جب خلافِ اسلام حرکتیں دیکھو اور قرآن کریم میں لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کے اس عظیم اعلان کے خلاف باتیں دیکھو تو تم ایسے لوگوں کے لئے دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی هُدًى لِّلنَّاسِ اور بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى میں جن زبردست دلائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اُن کو سمجھنے اور اُن سے فائدہ اُٹھانے اور اپنے نفوس کو اُن کے ذریعہ منور کرنے اور نوعِ انسانی کے لئے نور اور برکت اور خیر کے سامان پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے اور اُن سے پہلے ہمیں عطا کرے کیونکہ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدة:۱۰۶) سب سے زیادہ ہم محتاج ہیں کہ شیطان ہمارے نفسوں پر حملہ نہ کرے۔ شیطان ہمیں بے راہ نہ کر دے۔ شیطان ہمیں اللہ سے دُور نہ لے جائے۔ شیطان ہمارے دلوں میں اس محبت کو قائم رکھنے میں روک نہ بنے جو محبت کہ ہمارے دلوں میں مہدی علیہ السلام نے پیدا کی ہے اور یہ محبت جو ہمارے دلوں میں خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم کے لئے پیدا

کی گئی ہے خدا کرے اس میں کبھی ذرہ بھر کمی واقع نہ ہو بلکہ یہ محبت بڑھتی ہی چلی جائے۔ اور یہ نور اتنا پھیلے کہ ساری نوع انسانی کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور ساری دُنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے اور سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اسلام کے نام پر جو جبر کا دھبّہ لگا ہے وہ یکسر اور ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے اور آئندہ قیامت تک کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہو اور نہ ہی وہ اسلام پر یہ الزام لگا سکے کہ اسلام جبر کی کسی رنگ میں بھی اجازت دیتا ہے۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)

۞۞۞